108614-نماز میں خشوع کی جستجو میں مختلف مساجد کا رخ کرنا

سوال

سوال : میں اس حدیث کے صحیح ہونے سے متعلق جاننا چاہتا ہوں جس میں ہے کہ : (تم اپنی قریب ترین مسجد میں نماز ادا کرلو اور مختلف مساجد میں مت جاؤ) اور اس شخص کے بارے میں ہم کیا کہیں گے جو مختلف مساجد میں اس لیے جاتا ہے کہ نماز میں خشوع تلاش کرے، جہاں اس کا دل نماز میں حاضر رہے اور عشاء کی نماز فوت بھی نہ ہو؟

پسندیدہ جواب

"

میرے علم کے مطابق اس حدیث کی صحت کے بارے میں اختلاف ہے، اور اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو یہ حدیث اس صورت سے متعلق ہوگی جس میں مسجد کے قریبی نمازیوں کو منتشر کرنا لازم آتا ہو، وگرنہ یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھنے کیلیے مسجد نبوی آیا کرتے تھے، بلکہ معاذ رضی اللہ عنہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے قبیلے میں جاکر انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے، حالانکہ اس طرح ان کی عشاء کی نماز مؤخر بھی ہوجاتی تھی۔

لہذا کسی مسجد میں انسان اس لیے جاتا ہے کہ اس کی قراءت بہت اچھی ہے، یا اچھی آواز کی وجہ سے لمبے قیام میں مدد ملتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

البتہ اگر ایسے کرنے سے فتنے کا خدشہ ہو یا قریبی امام کی اہانت لازم آتی ہو، مثال کے طور پر وہ علاقے کی معزز شخصیت ہو اور قریبی مسجد کی بجائے کسی دوسری مسجد میں جانے سے امام کی شان میں کمی آتی ہو تو ہم یہاں کہیں گے اس خرابی سے بچنے کیلیے دور والی مسجد میں نہ جائے" انتہی۔